ہے ، یہ سمجھ کر کہ وہ ٹیلی وژن کے حکومتی ادارے کے قابو میں آئے ہوئے ہیں ، لہٰذا اُن کے ذوقِ تفریح پسندی سے فائدہ اُٹھا کر ایسی باتیں ان پر ٹھونس دی جائیں جو ان کے مسلک سے ٹکراتی ہیں - یہ بڑی زیادتی ہے - یوں تو یہ زیادتی ٹیلی وژن کے ثقافتی اور تفریحی پروگراموں میں بھی مختلف صورتوں میں کی جاتی ہے ، مگر دینی اور ملّی اُمور کے سلسلے میں ایسا رویہ بہت زیادہ افسوسناک ہے - ہماری رائے بہر حال یہی ہے کہ فرقہ وارانہ سطح کے مباحث سرے سے نہ اُٹھائے جائیں -

اس طویل تمہید کے بعد ہم اصل مسئلے کو لیتے ہیں - نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کی چاروں صاحبزادیوں کے متعلق اکابر اہل سنّت کا ہی نہیں ، بزرگانِ اہل تشیع کا بھی اجماع ہے[1] -

ایک مومن کے لیے تو بات اسی پر ختم ہو جاتی ہے کہ صریح نص قرآنی میں حضوؐر کی بنات کے لیے جمع کا صیغہ (تین یا تین سے زائد کے لیے) استعمال ہوا ہے - سورۂ الاحزاب کی آیت ۵۹ میں بات "یا یھا النبی" سے شروع ہوتی ہے اور کہا گیا ہے کہ قل لازواجک وبناتک ونسآء المؤمنین ...... الخ - ازواجک بھی جمع ہے ، بناتک بھی جمع ہے اور نساء المومنین بھی جمع ہے - ازواج ، بنات اور ازواج المومنین کے ایک گروہ میں دوسرے کو شامل نہیں کیا جا سکتا ، کیونکہ قرآن نے انہیں الگ الگ کر دیا ہے - اگر "بناتک" میں کوئی نکتہ طرازجمع برائے تعظیم شمار کرے کہ واحد کی تکریم کے لیے جمع کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے تو پھر یہی بات ازواج پر بھی منطبق ہوگی اور یہی نساء المومنین پر بھی - کیونکہ تینوں میں فرق کرنے والی کوئی چیز

---

[1] خوش قسمتی سے مولینا عبدالمالک صاحب شیخ الحدیث سے اس مبحث پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے ایک نہایت قابلِ قدر تحقیقی کتاب سامنے آئی جس کا نام "بنات اربعہ" ہے اور جسے مشہور عالم مولانا محمد نافع (مولف "رحماء بینھم") نے بڑی خوب صورتی سے قلمبند کیا ہے - اُردو میں یہ تحقیقی کام بڑا قابلِ قدر ہے اور مولینا محمد نافع تجزیۂ مسائل اور ان کی تفہیم کے لیے ایسے اسلوب سے کام لیتے ہیں کہ معمولی تعلیم یافتہ آدمی بھی بات سمجھ لیتا ہے - ہمارے کام میں آسانی ہوگئی کہ براہِ راست عربی کتب سے حوالے جمع نہیں کرنے پڑے ، بلکہ تیار مواد سے استفادہ کرکے یہ مضمون لکھا گیا (ا-ص)